برنباس کی انجیل

مرزا معصوم بیگ بی۔اے

پرنٹر پبلشر:
ملک ظفر اللہ خان، احمدیہ انجمن اشاعت اسلام راولپنڈی
کوچہ حکیم شاہ نواز، کالج چوک راولپنڈی

www.aaiil.org

اظہارِ تشکّر

ہم جناب شیخ مولا بخش صاحب ملز اونر لائل پور کے

ازحد ممنون ہیں، موصوف قرآن مجید کی مندرجہ ذیل بشارت کے تحت درمے، دِرمے ہماری اعانت فرماتے رہتے ہیں:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۚ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ (الصف)

محترم شیخ صاحب موصوف نے اِس ٹریکٹ کی اشاعت کیلئے مبلغ دوصد روپیہ کا عطیہ اور اِس سے پہلے ایک ٹریکٹ "وہ نبی" کی اشاعت کا خرچہ بھی عطا فرمایا تھا، اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی برکات سے نوازے۔ آمین۔ آپکا یہ مستحسن اقدام تعاونوا علی البرّ والتقوٰی کا عملی نمونہ ہے جو دیگر مخیر حضرات کیلئے بھی باعثِ تحریک ہے کہ وہ بھی اسی طرح ہمارے ساتھ دیگر زیرِ تجویز ٹریکٹوں کی اشاعت میں تعاون فرماکر عند اللہ ماجور ہوں۔

ظفر اللہ خان

برنباس کی انجیل

اذا السمآءُ انفطرت — واذا الکواکب انتثرت
واذا البحار فجرت — واذا القبور بعثرت

اسلام کا بالکل ابتدائی زمانہ تھا اور حضرت نبی کریم ؐ کے ساتھ صرف چند غرباء تھے اور دوسری طرف کفار عرب جو تمام طاقت اور حکومت اور اقتدار کے مالک تھے اس بات پر تلے ہوئے تھے کہ ہم تلوار کے ذریعے سے اسلام کا نام و نشان مٹا دیں گے۔ اندریں حالات اللہ تعالےٰ کی طرف سے اعلان ہوتا ہے کہ ہم اس زمین اور اس آسمان کو بدل ڈالیں گے اور یہ نظام جو مختلف مذاہب نے قائم کر رکھا ہے اب اس کی صف لپیٹ لی جائے گی اور اس کی جگہ اسلام کا روحانی نظام قائم کیا جائے گا اور ساتھ ہی ایک اور عظیم الشان پیش گوئی ارشاد فرمائی

وإذا القبور بعثرت، جب قبریں کھولی جائیں گی توان میں سے اسلام کی صداقت سے نشان برآمد ہوں گے۔

پادری صاحب

ایک دفعہ ایک پادری صاحب نے انجیل شریف میں سے آیت پڑھنا اور انہیں بطور سند کے پیش کرنا شروع کیا۔ میں نے دریافت کیا۔ پادری صاحب آپ کیا پڑھ رہے ہیں؟ فوراً جواب دیا۔ خدا کا کلام۔ میں نے پوچھا، آپ کے تین خدا ہیں، یہ کون سے خدا کا کلام ہے؟ جواب دیا۔ خدا باپ کا کلام جو خدا بیٹے پر نازل ہوا۔ میں نے پوچھا۔ کیا خدا بیٹے نے اس کلام کو خود قلم بند کر کے یا اپنی نگرانی میں کسی دوسرے سے لکھوا کر محفوظ کیا تھا؟ پادری صاحب نے جواب دیا۔ نہیں۔ اور یہ وہ حقیقت ہے جس سے پادری بھی انکار نہیں کر سکتا جناب یسوع مسیح لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ اگر وہ چاہتے تو خدا باپ کے کلام کو اپنے ہاتھ سے لکھ کر محفوظ کر لیتے۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ مسیح نے اپنے مشن کی تبلیغ انجیل کے ریکارڈ کے مطابق صرف تین سال تک کی تھی جب کہ یہودیوں نے انہیں پکڑ کر صلیب پر لٹکا دیا تھا۔

زبانی سلسلہ تبلیغ

مسیح کے بعد ان کی تعلیم اور واقعاتِ زندگی کا تذکرہ زبانی ہی ہوتا رہا شاگرد ادھر اُدھر شہروں اور دیہاتوں میں جا کر مسیح کا پیغام لوگوں کو جا کر سناتے رہے ان میں سے پطرس، پولوس اور برنباس خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ پطرس نے واقعہ صلیب کے کچھ عرصہ بعد ایک شخص کو جس کا نام مرقس تھا۔ جماعت مومنین میں داخل کیا۔ مرقس نے نہ تو کبھی مسیح کی شکل دیکھی تھی اور نہ ہی مسیح کا وعظ و کلام اپنے کانوں

سے سُنا تھا۔ پطرس اور برنباس جب مسیح کا پیغام سنانے کے لئے باہر جاتے تھے تو مرقس کو بطور مترجم (INTER PRETER) اپنے ہمراہ لے جاتے تھے اور تبلیغ کا یہ سلسلہ اسی طرح سے ایک عرصہ تک جاری رہا۔

لیڈر شپ

جب حواریوں میں پطرس، پولوس اور یعقوب کے درمیان مسیح کی جانشینی اور لیڈر شپ کی جنگ شروع ہوئی تو مختلف پارٹیاں معرض وجود میں آئیں اب جو اُٹھتا وہ ایک رسالہ لکھ مارتا اور نام اس کا انجیل رکھ دیتا۔ اور اپنی پارٹی کی پوزیشن کو مضبوط کرنے کے لئے جو چاہتا اپنی انجیل میں لکھ دیتا۔ اس طرح سے انجیلیں پیدا ہونی شروع ہوئیں اور ان کی تعداد بڑھتی چلی گئی۔ چونکہ ان میں متضاد اور غلط باتیں مسیح کی طرف منسوب کی گئی تھیں اس لئے آپس میں لڑائی جھگڑے ہونے لگے۔

مرقس کی انجیل

لوگوں نے مرقس کو کہا کہ تم اکثر اوقات پطرس، پولوس اور برنباس کے ہمراہ تبلیغ پر جاتے اور ان کے وعظ و کلام کی ترجمانی کرتے رہے اُن باتوں کو یاد کر کے ضبط تحریر میں لے آؤ۔ بشپ (BISHOP EUSEBIUS) جو تیسری صدی میں ہوا ہے اور بہت بڑا عالم دین تھا۔ اپنی مشہور کتاب (ECCLISIASTOCAL HISTORY) میں لکھتا ہے:-

Mark, the Interpreter of Peter. wrote down exactly but not in order what he

remem-bered of the acts and sayings of the Lord, for he neither heard the Lord, himself nor accompanied him.

ترجمہ:۔مرقس نے جو پطرس کا مترجم تھا۔ خداوند یسوع مسیح کے اقوال کے بارے میں جو کچھ اُسے یاد تھا۔ ٹھیک ٹھیک مگر بلا ترتیب لکھ دیا۔ کیونکہ نہ تو اُس نے خداوند یسوع مسیح کا وعظ و کلام کبھی اپنے کانوں سے سُنا تھا اور نہ ہی اُن کے ساتھ رہا تھا۔

اس طرح سے مرقس کی انجیل واقعہ صلیب کے ستر (۷۰) سال بعد لکھی گئی۔ متی کی انجیل ۸۵ سال بعد، لوقا کی انجیل ۹۵ سال بعد اور یوحنا کی انجیل ۱۱۰ سال بعد، متی اور لوقا دونوں نے مرقس کی انجیل سے استفادہ کیا ہے۔ یہ لوقا انجیل نویس بھی (GENTILE) یعنی غیر یہودی تھا۔ اور اس نے بھی کبھی مسیح کو دیکھا تھا اور نہ ہی اُس کا کلام سُنا تھا۔ اُس کو پولوس نے جماعت مومنین میں داخل کیا تھا۔

مروجہ اناجیل خدا کا کلام نہیں

میں پادری صاحب کا ذکر کر رہا تھا۔ فرمانے لگے۔ ان چاروں انجیل نویسوں متی، مرقس، لوقا اور یوحنا نے UNDER INSPIRATION یعنی خداوند سے وحی الہام پا کر ان انجیلوں کو لکھا ہے۔ لہٰذا یہ خدا کا کلام ہے۔ میں نے گذارش کی کہ اگر آپ کا دعویٰ صحیح ہے تو ان چاروں انجیلوں میں سے کم از کم ایک ایک آیت پیش کی جائے جس میں انجیل نویس نے یہ دعویٰ کیا ہو کہ میں نے جو کچھ لکھا ہے۔ خدا کی وحی والہام سے لکھا ہے۔ اور وہ خدا کا

کلام ہے لیکن پادری صاحب ایسی کوئی آیت پیش نہ کر سکے اور کرتے بھی کیسے جب کہ انجیل نویس خود اقرار کرتے ہیں کہ جو کچھ انہوں نے لکھا ہے وہ اُن کا اپنا کلام ہے۔ خدا کا کلام نہیں سیلئے۔ لوقا انجیل نویس کیا بیان کرتا ہے۔ لوقا ایک رومن وزیر کو جس کا نام تھیفلس (THEOPHILUS) تھا۔ پڑھایا کرتا تھا۔ اُسے مخاطب کرکے اپنی انجیل تصنیف کرنے کی غرض و غائت یوں بیان کرتا ہے

"چونکہ بہتوں نے اس پر کمر باندھی ہے کہ جو باتیں ہمارے درمیان واقع ہوئیں ان کو ترتیب وار بیان کریں جیسا کہ انہوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کے خادم تھے۔ ان کو ہم تک پہنچایا۔ اس لئے اے تھیفلس میں نے بھی مناسب جانا کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کرکے ان کو تیرے لئے ترتیب سے لکھوں تاکہ جن باتوں کی تو نے تعلیم پائی ہے ان کی پختگی تمہیں معلوم ہو جائے۔" (لوقا ۱:۱)

سُن لیا آپ نے ؟ انجیل لوقا کی بنیاد وحی والہام پر نہیں بلکہ ٹھیک ٹھیک دریافت کرنے پر ہے۔ لوقا نے جو کچھ لکھا، لوگوں سے دریافت کرکے اور رومن وزیر کی خاطر لکھا۔ اس کتاب کو خدا کا کلام نہیں بلکہ . . . . . (MEMOIRS OF JESUS) کہہ سکتے ہیں۔ پھر یہی لوقا آگے چل کر کتاب رسولوں کے اعمال میں لکھتا ہے:۔

"اے تھیفلس! میں نے پہلا رسالہ اُن سب باتوں کے بیان میں تصنیف کیا جو یسوع شروع میں کرتا اور سکھاتا تھا۔" (اعمال ۱:۱)

اسی طرح سے یوحنا انجیل نویس بیان کرتا ہے:

"اور بھی بہت سے کام نہیں جو یسوع نے کئے۔ اگر وہ جُدا جُدا لکھے جاتے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو کتابیں لکھی جاتیں۔ ان کے لئے دُنیا میں گنجائش نہ ہوتی۔" یوحنا ۲۱ : ۲۵

دیکھ لیا آپ نے یوحنا بھی اپنی انجیل کو یسوع مسیح کے سوانح حیات ہی قرار دیتا ہے یعنی (MEMOIRS OF JESUS) اور وہ بھی اتنے مختصر اور نامکمل کہ بقول اس کے کہ اگر یسوع کے حالات کی مکمل تاریخ لکھی جاتی تو ان کتابوں کو رکھنے کے لئے تمام روئے زمین بھی ناکافی ہوتی۔

شاعر کہتا ہے:-

فسانے اپنی محبت کے ہیں سچ پر کچھ کچھ
بڑھا بھی دیتے ہیں ہم زیب داستاں کیلئے

یوحنا انجیل نویس نے یہی بات کی ہے۔

بادشاہ قسطنطین (CONSTANTINE)

میں ذکر کر رہا تھا کہ جب حواریوں میں لیڈر شپ کی جنگ شروع ہوئی تو انجیلیں لکھی جانے لگیں۔ انجیل پطرس، انجیل اندریاس، انجیل فلپ، انجیل بارتھولومی، انجیل یعقوب، انجیل نکوڈیمس، انجیل ابیانی، انجیل یہودیہ، انجیل ناصرین، انجیل ولادت مریم، انجیل طفولیت وغیرہ

ان انجیلوں کی تعداد بڑھتے بڑھتے بادشاہِ قسطنطین کے زمانے میں ۵۸ تک پہنچ گئی اور چونکہ ان کتابوں میں مسیح کے نام پر غلط اور متضاد قسم کی باتیں بیان

کی گئی تھیں۔ اس لئے پارٹی بازی اور جنگ و جدل کا بازار خوب گرم ہوا اور ملک میں بدامنی پھیلتی چلی گئی۔ آخر بادشاہِ قسطنطین نے تنگ آکر یہ حکم دیا کہ جس جس کے پاس کوئی انجیل ہے وہ فلاں تاریخ تک ہمارے دربار میں پیش کرے ورنہ سخت سزا دی جائے گی۔ اس طرح سے تمام انجیلیں بادشاہ کے پاس جمع ہوگئیں۔ بادشاہ نے تین سو علماء دین اور پادریوں کی کونسل بلائی کہ وہ فیصلہ کریں کہ ان میں سے اصل انجیل کون ہے جس میں مسیح کی صحیح تعلیم موجود ہو۔ ان علماء دین کو چاہیئے تھا کہ وہ سب کتابوں کا بغور مطالعہ کرتے اور پھر اپنا فیصلہ دیتے۔ مگر انہوں نے کیا کیا کہ تمام کتابوں کو گرجا کے اندر عشائے ربانی کے میز کے نیچے رکھ دیا اور آنکھیں بند کرکے خداوند یسوع مسیح سے دعا مانگنے بیٹھ گئے۔ کہ جو اصل کتابیں ہیں وہ کود کر میز پر آجائیں اور جعلی کتابیں نیچے پڑی رہیں۔ ان میں سے کسی نے یہ معجزہ بھی کر دیا۔ جب پادریوں نے آنکھیں کھولیں تو جو کتابیں میز پر پڑی تھیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔ متی، مرقس، لوقا، یوحنا کی اناجیل، پولوس کے خطوط اور کچھ اور نوشتے جو بائبل کے نئے عہدنامہ میں شامل کرلئے گئے۔ باقی کتابوں کے لئے بادشاہ نے حکم دیا کہ سب جلا دی جائیں۔

برنباس کی انجیل

لیکن ایک اور انجیل تھی جس کو خدا تعالیٰ کی مصلحت نے اس تباہی سے بچائے رکھا رکھا۔ برنباس کی انجیل۔ برنباس مسیح کے حواریوں میں سے ایک مقدس اور

ممتاز حواری تھا۔ اُس نے اور پولوس نے اکھٹے مختلف ممالک کا دورہ بھی کیا اور لوگوں کو مسیح کا پیغام سُنایا، مرقس بھی اُن کے ہمراہ بطور INTER PRETER کے جایا کرتا۔ لیکن مسیح کی تعلیم کے بارے میں پولوس اور برناس میں سخت اختلاف پیدا ہوا۔ اور برناس اور مرقس اس سے علیحدہ ہو کر جزیرہ سائپرس کو چلے گئے جو برناس کا وطن مالوف تھا۔ برناس نے بالآخر یہیں وفات پائی اور دفن ہوا۔ برناس نے بھی ایک انجیل اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی تھی جس کو وہ ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ ایک لمبا عرصہ گذرنے کے بعد ۴۷۸ء میں برناس کی قبر کھولی گئی۔ تو یہ انجیل اُس کی چھاتی پر رکھی ہوئی پائی گئی۔ اگر یہ انجیل برناس کے ساتھ قبر میں دفن نہ کی گئی ہوتی تو باقی انجیلوں کے ساتھ بادشاہ قسطنطین کے زمانے میں نذرِ آتش ہو گئی ہوتی۔ لیکن جیسا کے میں عرض کر چکا ہوں اللہ تعالےٰ کی مصلحت نے اس انجیل کو نیست و نابود ہونے سے بچائے رکھا۔

عیسائی راہب

اٹھارہ سال تک یہ انجیل گرجاؤں میں پڑھی جاتی رہی پھر ۴۹۶ء میں پادریوں کی ایک کونسل نے اس انجیل کا پڑھنا ممنوع قرار دے دیا اور POPE SIXTUS V کی لائبریری میں یہ انجیل دیگر ممنوعہ کتب کے ساتھ بند ہو گئی اور تقریباً ایک ہزار سال تک اسی حالت میں پڑی رہی۔ ایک عیسائی راہب Fra Marino بیان

کرتا ہے کہ کچھ بہت پُرانے رسالے اتفاقاً اُس کے ہاتھ لگے۔ اُن میں سے ایک رسالہ میں پولوس کی بیان کردہ تعلیم پر سخت تنقید کی گئی تھی اور برنباس کی انجیل کو بطور سند کے پیش کیا گیا تھا۔ راہب کے دل میں اشتیاق پیدا ہوا کہ اگر کہیں سے یہ انجیل مل جائے تو بچشم خود اس کو پڑھے۔ مگر انجیل کہاں سے دستیاب ہوتی۔ راہب کے دل کی حسرت دل میں ہی رہی۔ کچھ عرصہ کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ یہ راہب مقدس آب پوپ صاحب کا مقرب خاص ہو گیا اور وہاں آنا جانا شروع ہو گیا۔ ایک دن جب وہ پوپ صاحب کی ملاقات کے لئے گیا تو پوپ صاحب کے سکرٹری نے اُسے لائبریری میں بٹھلایا اور کہا آپ تھوڑی دیر انتظار کیجئے۔ پوپ ابھی آتے ہیں (Fra Marino) بیان کرتا ہے کہ میں لائبریری میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ خیال آیا، چلو۔ اتنی دیر کتابیں ہی دیکھوں۔ سب سے پہلے جس کتاب پر اس کا ہاتھ پڑا وہ یہی برنباس کی انجیل تھی۔ راہب بیان کرتا ہے کہ میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ میں نے فوراً اس انجیل کو اپنے گاؤن (Gown) کے نیچے چھپا کر بغل میں دبا لیا۔ پھر جلدی ہی پوپ صاحب سے رخصت حاصل کر کے چلا آیا۔ اس طرح سے یہ انجیل دوسری قبر سے نکل کر ایک بار پھر سورج کی روشنی میں آ ئی۔

انجیل برنباس کا ترجمہ

انجیل برنباس کا ترجمہ پہلے اطالوی زبان میں ہوا اور وہ نسخہ اِس

وقت تک جرمنی کے شاہی کتب خانہ میں محفوظ ہے۔ اٹھارویں صدی کے آغاز میں اس انجیل کا شہرہ یورپ میں اور خصوصاً انگلستان میں پھیل گیا اور جا بجا دینی اور علمی مجلسوں میں اس کا تذکرہ ہونے لگا ۱۹۰۷ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر ڈاکٹر منک ہاؤس نے انگریزی میں اس کا ترجمہ کیا۔ پھر اس انگریزی ترجمہ سے مصر کے مشہور عیسائی عالم ڈاکٹر خلیل سعادت نے عربی میں ترجمہ کیا اور اس عربی ترجمہ سے مولوی محمد حلیم صاحب انصاری نے اُردو زبان میں ترجمہ کیا جو اس وقت ہمارے سامنے موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جب قبریں کھولی جائیں گی، واذا القبور بعثرت تو ان میں سے اسلام اور پیغمبر اسلام کی صداقت کے نشان حاصل ہوں گے۔ انجیل برنباس کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ موجودہ عیسائیت کی متعلیم جو خداوند یسوع مسیح کے نام پر دی جا رہی ہے۔ فی الحقیقت مسیح کی تعلیم نہیں مثلاً

(۱) یسوع خدا کا بیٹا نہیں

موجودہ عیسائیت کا سنگِ بنیاد یہ ہے کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا اور خدا تھا۔ لیکن برنباس بیان کرتا ہے کہ یسوع نے خدا کا بیٹا، یا خدا ہونے سے بڑی شدت کے ساتھ انکار کیا۔ چنانچہ فصل ۴۴، آیت ۹ میں لکھا ہے:۔

"اور یسوع نے اپنے دل کو اللہ کی طرف متوجہ
بنا کر کہا۔ اے رب۔ مجھ کو دنیا سے اٹھالے
اس لئے کہ دنیا دیوانی ہے اور وہ اُس
کے قریب ہیں کہ مجھے اللہ کہیں اور جب
اُس نے یہ کہا وہ رویا"
آگے چل کر فصل ۵۳، اور آیت ۴۳ میں لکھا ہے :۔
"اور جب کہ یسوع نے یہ کہا، اُس نے اپنے
دونوں ہاتھوں کو اپنے منہ پر مارا۔ پھر زمین
پر سر دے پٹکا اور کہا۔ ہر وہ شخص ملعون
ہو جو میرے اقوال میں اس بات کو درج
کرے کہ میں اللہ کا بیٹا ہوں"
"——— یسوع نے اپنے شاگردوں سے
دریافت کیا کہ لوگ میری نسبت کیا کہتے ہیں
شاگردوں نے جواب میں کہا۔ بعض کہتے ہیں
تو ایلیا ہے اور بعض یرمیاہ بتاتے ہیں۔ اور
دوسرے لوگ نبیوں میں سے ایک نبی کہتے ہیں
یسوع نے جواب میں کہا اور خود تمہارا میرے
بارے میں کیا قول ہے؟ پطرس نے جواب
دیا کہ تو مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ تب یسوع برہم

ہوا۔ اور اس کو غصے کے ساتھ یہ کہتے ہوئے
جھڑکا۔ میرے پاس سے تو چلا جا، اس لئے
کہ تو شیطان ہے اور مجھ سے برا سلوک
کرنے کا قصد رکھتا ہے۔ پھر گیارہ شاگردوں
کو یہ کہتے ہوئے ڈرایا کہ خرابی ہے تمہارے
لئے۔ اگر تم نے اس بات کو سچ جانا۔ اس
لئے کہ میں نے اللہ کی طرف سے اس شخص
پر بہت بڑی لعنت پائی ہے جو اس بات
کو سچ جانے" (۷۰ : ۲ تا ۷)

ہمارے عیسائی دوست جو رات دن ربنا المسیح، ربنا المسیح کہہ کر یسوع سے دعائیں مانگتے ہیں۔ یسوع مسیح کی اس وارننگ پر غور کریں۔

۲۔ وعدہ کا فرزند

عیسائی پادری ساری دنیا میں یہ ڈھنڈورا پیٹتے پھرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کا اکلوتا بیٹا اسحاق تھا اور اسی کو قربان کرنے کے لئے ابراہیم نے چھری اپنے ہاتھ میں لی تھی اور یہی وعدہ کا فرزند تھا۔ اسمٰعیل نہیں۔ اب سُنیئے کہ برنباس کی انجیل میں کیا لکھا ہے:۔

پس فرشتہ جبرئیل نے جواب دیا کہ اے
یسوع اُٹھ بیٹھ اور ابراہیم کو یاد کر جس نے

کہ یہ ارادہ کیا تھا کہ اپنا اکلوتا بیٹا اسمٰعیل خدا
کی جناب میں قربانی کے طور پر پیش کرے
تاکہ خدا کا فرمان پورا ہو" ۱۳ : ۱۴
یسوع نے کہا، تم مجھے سچا تو کیونکہ
میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تحقیق عہد اسمٰعیل
کے ساتھ کیا گیا ہے نہ کہ اسحاق کے ساتھ
(یعنی اسمٰعیل ہی وعدہ کا فرزند ہے)

(۴۳ : ۳۱)

(۴) محمد رسول اللہ

انجیل برنباس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا ذکر کئی بار نام لے لے کر کھلے الفاظ میں کیا ہے۔

" استعاروں میں بیان کرنے کے دن باقی نہیں
داستان اب صاف لفظوں میں سنانا چاہیئے

حضرت نبی کریمؐ کا ذکر کرتے ہوئے یسوع نے کہا:- (۴۴ : ۲۷ : ۳۲)

وہ کیسا مبارک زمانہ ہے جس میں یہ رسول دنیا
میں آئے گا۔ تم مجھے سچا مانو۔ میں نے اس کو دیکھا
اور اس کے سامنے عزت و حرمت کو پیش کیا
(اس کی تعظیم کی) جیساکہ اس کو ہر نبی نے دیکھا

ہے۔ کیونکہ اللہ اُن نبیوں کو اُس کی روح بطورِ
پیشین گوئی کے عطا کرتا ہے اور جب کہ میں
نے اُس کو دیکھا۔ میں تسلّی سے بھر کر کہنے لگا
اے محمدؐ! اللہ تیرے ساتھ ہو۔ اور مجھ کو اس
قابل بنائے کہ میں تیری جوتی کا تسمہ کھولوں
کیونکہ اگر میں یہ شرف حاصل کر لوں تو بڑا نبی
اور اللہ کا مقدس ہو جاؤں گا۔ اور جب کہ
یسوع نے اس بات کو کہا۔ اُس نے اللہ کا
شکر ادا کیا۔"

آگے چل کر فصل ۷۲ آیات ۱۲ تا ۱۷ میں لکھا ہے۔

اس وقت اندریاس نے کہا: اے معلّم
ہمارے لئے کوئی نشانی بتا، تاکہ ہم اس رسول
کو پہچانیں، یسوع نے جواب دیا۔ بیشک وہ
تمہارے زمانہ میں نہ آئے گا۔ بلکہ تمہارے بعد
کتنے برسوں کے گزرنے پر، جس وقت میری
انجیل باطل کر دی جائے گی اور قریب قریب
تیس مومن بھی نہ پائے جائیں گے۔ اُس وقت
اللہ دنیا پر رحم کرے گا۔ پس وہ اپنے رسول
کو بھیجے گا جس کے سر پر ایک سفید ابر کا ٹکڑا

قرار پذیر ہوگا۔ اُس کو اللہ کا ایک برگزیدہ پہچانے
گا۔ اور وہی اُسے دنیا پر ظاہر کرے گا۔ اور وہ
رسول بدکاروں پر بڑی قوت کے ساتھ آئے گا
اور بتوں کی پوجا کو دنیا سے نابود کرے گا۔ اور
میں اس بات کو راز کی طرح کہتا ہوں۔ کیونکہ
اس کے ذریعہ سے اس کا اعلان ہوگا اور اللہ
کی بڑائی کی جائے گی اور میری سچائی ظاہر
ہوگی اور عنقریب وہ رسول ان لوگوں سے بدلہ
لے گا جو یہ کہتے ہیں کہ میں انسان سے بڑھ کر ہوں"

ایک اور حوالہ سُن لیجئے (۹۷ : ۴ تا ۸)

"یسوع نے کہا۔ تحقیق تمہارا کلام مجھ کو کچھ تسلی
نہیں دیتا، اس لئے ایک ایسا اندھیرا آنے والا
ہے جس میں تم روشنی کی اُمید ہی کیا کرو گے، مگر
میری تسلی اُس رسول کے آنے میں ہے جو کہ
میرے بارے میں ہر جھوٹے خیال کو محو کر دے گا اور
اس کا دین پھیلے گا۔ اور تمام دنیا میں عام ہو جائے
گا۔ کیونکہ اللہ نے ہمارے باپ ابراہیم سے یہی
وعدہ کیا ہے۔ اور جو چیز مجھ کو تسلی دیتی ہے
وہ یہ ہے کہ اُس رسولؐ کے دین کی کوئی حد

نہیں۔ اس لئے کہ اللہ اس کو بہت دنوں تک زندہ اور محفوظ رکھے گا کاہن
نے جواب میں کہا۔ کیا اُس رسول کے آنے کے
بعد اور رسول بھی آئیں گے۔ یسوع نے جواب دیا
اُس کے بعد خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے سچے
نبی کوئی نہیں آئیں گے (یعنی وہ رسول خاتم
الانبیاء ہے)

سُن لی آپ نے خداوند یسوع مسیح کی انجیل جس کو سنانے کے لئے وہ اس دنیا میں تشریف لائے تھے۔ مسیح نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا تھا۔ مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میرے بعد ایک رسول آئے گا جس کا اسم گرامی احمدؐ ہوگا محمدؐ اور احمدؐ دونوں حضرت نبی کریم کے نام ہیں میں عیسائی دوستوں کو بصد ادب دعوت دیتا ہوں کہ وہ خداوند یسوع مسیح کی اس بشارت اور انجیل پر ایمان لائیں اور محمد رسول اللہ کے سامنے سرِ تسلیم خم کریں۔

⁂

برٹش میوزیم:۔ انجیل مقدس کے موجودہ تراجم جو مختلف زبانوں میں پائے جاتے ہیں۔ ایک یونانی نسخے سے کئے گئے ہیں جو Codex Alexandrinus کہلاتا ہے اور انگلستان کے عجائب گھر میں رکھا ہوا موجود ہے۔ یہ نسخہ پانچویں صدی عیسوی کی تصنیف ہے۔ یعنی خداوند یسوع مسیح کے تقریباً پانچ سو سال بعد، مگر لطف یہ ہے کہ یونانی نہ تو مسیح کی زبان تھی۔ ان کی مادری زبان ارآسی تھی اور

وہ اسی زبان میں کلام کرتے تھے۔ اور نہ ھی یونانی حواریوں کی زبان تھی۔ اور نہ ھی آن لوگوں کی جن میں آنھوں نے تبلیغ کی۔ یونانی مشرکین کی زبان تھی۔ اور یہودیوں نے کبھی بھی اس زبان میں اپنی مقدس کتابوں کو نہیں لکھا۔ **Codex Alexandrinus** کے علاوہ اور بھی کئی پرانے نسخے ھیں جن میں سے مندرجہ ذیل زیادہ مشہور اور قدیم ھیں —

1. **Codex Sinaiticus.**
2. **Codex Vaticanus.**
3. **Vulgate (Latin).**

یہ تینوں نسخے چوتھی صدی عیسوی کی تصنیف ھیں اور برٹش میوزئیم میں رکھے ہوئے موجود ھیں یعنی پیغمبر اسلام کے ظہور سے بہت پہلے کے لکھے ہوئے ھیں۔ **Codex Sinaiticus** میں پرانے عہد نامہ کی صرف 26 کتابیں۔ نئے عہد نامہ کی ساری کتابیں اور **برنباس کی انجیل** شامل ھیں جس کا جی چاھے وہ جا کر بچشم خود دیکھ سکتا ھے۔

ملنے کا پتہ :—

ملک ظفراللہ خان ۔ کوچہ شاہ نواز

کالج چوک ۔ شہر راولپنڈی

کاروان آرٹ پریس راولپنڈی

میں چھپا